احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 31 مئی 2002ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 31 مئی 2002ء 18 ربیع الاول 1423 ہجری - 31 ہجرت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 120

نبیوں کی تعداد

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا نبیوں کی تعداد کتنی ہے

فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار۔

(مستدرک حاکم کتاب تواریخ المتقدمین باب ذکر نبی اللہ وروحہ عیسیٰ جلد نمبر 2 ص 652 حدیث نمبر 4166)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں۔ اور استحکام پکڑ گئے ہیں۔ اور ایک حصہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں۔ اور ایک عمر پا گئے ہیں۔ اور ایک زمانہ ان پر گزر گیا ہے۔ ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رو سے جھوٹا نہیں۔ اور نہ ان نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے۔ کیونکہ خدا کی سنت ابتداء سے اسی طرح پر واقع ہے کہ وہ ایسے نبی کے مذہب کو جو خدا پر افتراء کرتا ہے۔ اور خدا کی طرف سے نہیں آیا۔ بلکہ دلیری سے اپنی طرف سے باتیں بناتا ہے۔ کبھی سرسبز ہونے نہیں دیتا۔ اور ایسا شخص جو کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ حالانکہ خدا خوب جانتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے نہیں ہے۔ خدا اس بے باک کو ہلاک کرتا ہے۔ اور اس کا تمام کاروبار درہم برہم کیا جاتا ہے۔ اور اس کی تمام جماعت متفرق کی جاتی ہے۔ اور اس کا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے خدا پر جھوٹ بولا۔ اور دلیری سے خدا پر افترا کیا۔ پس خدا اس کو وہ عظمت نہیں دیتا۔ جو راستبازوں کو دی جاتی ہے۔ اور نہ وہ قبولیت اور استحکام بخشتا ہے۔ جو صادق نبیوں کے لئے مقرر ہے۔

اور اگر یہ سوال ہو کہ اگر یہی بات سچ ہے۔ تو پھر دنیا میں ایسے مذہب کیوں پھیل گئے۔ جن کی کتابوں میں انسانوں یا پتھروں یا فرشتوں یا سورج اور چاند اور ستاروں اور یا آگ اور پانی اور ہوا وغیرہ مخلوق کو خدا کر کے مانا گیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے مذہب یا تو ان لوگوں کی طرف سے ہیں جنہوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور نہ الہام اور وحی کے مدعی ہوئے۔ بلکہ اپنی فکر اور عقل کی غلطی سے مخلوق پرستی کی طرف جھک گئے۔ اور یا بعض مذہب ایسے تھے کہ درحقیقت خدا کے کسی سچے نبی کی طرف سے ان کی بنیاد تھی۔ لیکن مرور زمانہ سے ان کی تعلیم لوگوں پر مشتبہ ہو گئی۔ اور بعض استعارات اور مجازات کو حقیقت پر حمل کر کے وہ لوگ مخلوق پرستی میں پڑ گئے۔ لیکن دراصل وہ نبی ایسا مذہب نہیں سکھاتے تھے۔ سو ایسی صورت میں ان نبیوں کا قصور نہیں کیونکہ وہ صحیح اور پاک تعلیم لائے تھے۔ بلکہ جاہلوں نے بدفہمی سے ان کی کلام کے الٹے معنی کئے۔ سو جن جاہلوں نے ایسا کیا۔ انہوں نے یہ دعویٰ تو نہیں کیا۔ کہ ہم پر خدا کا کلام نازل ہوا ہے اور ہم نبی ہیں۔ بلکہ نبوت کی کلام کو اجتہاد کی غلطی سے انہوں نے الٹا سمجھا۔ سو یہ غلطیاں اور گمراہیاں اگرچہ گناہ میں داخل ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی نظر میں مکروہ ہیں۔ مگر ان کے پھیلنے کو خدا تعالیٰ اس طرح پر نہیں روکتا جس طرح اس مفتری کی کارروائی کو روکتا ہے جو خدا پر افترا کرتا ہے۔

(تحفۂ قیصریہ - روحانی خزائن جلد 12 ص 256)

نظام وصیت کی اہمیت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

”میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی و دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں۔“ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

اس سال میٹرک کا امتحان دینے والے ایسے احمدی بچے جو زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ داخلہ کیلئے ابھی سے اپنی درخواست والد یا سرپرست کی تصدیق کے ساتھ اور مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو ارسال کریں تاکہ داخلہ کیلئے انٹرویو سے پہلے ضروری دفتری کارروائی مکمل کی جاسکے۔ درخواست میں نام، ولدیت، تاریخ پیدائش اور مکمل پتہ درج کریں۔ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ (حاصل کردہ نمبر / گریڈ) کی اطلاع دیں۔ داخلہ کیلئے انٹرویو 10 اگست 2002ء بروز ہفتہ ہوگا۔

قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ جماعتی کتب خصوصاً سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعودؑ، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کیلئے ویکسین اور بوسٹر ڈوز

فضل عمر ہسپتال میں مورخہ 12،11،10 جون 2002ء بروز سوموار منگل بدھ بوقت 00-9 بجے صبح تا 00-5 بجے شام ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کیلئے انجکشن لگائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ گزشتہ

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1835ء 13 فروری بمطابق 14 شوال 1250ھ بروز جمعہ طلوع فجر کے بعد قادیان میں حضرت مسیح موعود کی ولادت ہوئی۔ آپ کے ساتھ پیشگوئیوں کے مطابق ایک لڑکی ''جنت'' نامی توام پیدا ہوئی جو جلد ہی فوت ہوئی۔ آپ کے والد کا نام مرزا غلام مرتضٰی صاحب اور والدہ کا نام چراغ بی بی صاحبہ تھا۔

—— کم سنی میں آپ کو کئی دفعہ قادیان کے مضافات کے علاوہ اپنے ننھال ایمہ ضلع ہوشیار پور جانے کا موقع ملا۔

—— بچپن میں ماموریں کی سنت کے مطابق حضرت مسیح موعود نے بکریاں بھی چرائیں آپ کے پاکیزہ بچپن کے متعلق مولوی غلام رسول صاحب قلعہ میاں سنگھ نے گواہی دی کہ اگر اس زمانہ میں کوئی نبی ہوتا تو یہ لڑکا نبوت کے قابل ہے۔

—— آپ نے تیراکی اور گھوڑ سواری سیکھی۔ بیت الذکر اور قرآن کریم سے غیر معمولی شغف تھا۔

1841-42ء فارسی خوان معلم فضل الٰہی صاحب نے آپ کو قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں پڑھائیں۔

1845ء عربی خوان معلم فضل احمد صاحب نے آپ کو عربی کی ابتدائی تعلیم دی۔

1851ء حضور کی پہلی شادی آپ کے ماموں مرزا جمعیت بیگ کی بیٹی حرمت بی بی صاحبہ سے ہوئی۔ قرآن کریم کا کثرت سے مطالعہ اور دین سے بے انتہا محبت کا آغاز۔

1852-53ء آپ نے مولوی گل علی شاہ صاحب سے نحو، منطق اور حکمت وغیرہ پڑھیں۔ اسی طرح طب کی بعض کتب والد صاحب سے پڑھیں۔ مولوی گل علی شاہ صاحب کے بٹالہ جانے کے بعد حضور وہاں تشریف لے گئے۔ وہاں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی آپ کے ہم مکتب رہے۔

عیسائیوں کی کتابیں پڑھنے کا آغاز۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والے اعتراضات پر غور و فکر شروع کیا۔

1853ء حضور کے پہلے بیٹے مرزا سلطان احمد صاحب کی پیدائش ہوئی۔

1855ء حضور کے دوسرے بیٹے مرزا فضل احمد صاحب کی پیدائش ہوئی۔

—— والد صاحب کے ارشاد پر کھوئی ہوئی جائیداد کے حصول کے لئے مقدمات کی پیروی کے لئے بٹالہ، گورداسپور، ڈلہوزی، امرتسر اور لاہور کے متعدد سفر اور آپ کے اخلاق فاضلہ کا ظہور رہا۔

1862ء (قریبا) رویا میں زیارت قطبی نامی کتاب (براہین احمدیہ) کی پیشگوئی اور آپ کے ذریعہ دین کے زندہ ہونے کی بشارت دی گئی۔

1864ء حضور نے سیالکوٹ میں ملازمت کا آغاز کیا۔ اصلاح خلق کے لئے حضور کے تجربات۔ متعدد بار خدائی حفاظت کے معجزات کا ظہور رہا۔

—— قیام سیالکوٹ کے دوران دعوت حق کی مہم کا آغاز، عیسائی پادریوں سے مناظرات۔ متعدد مشاہیر نے اس دور میں آپ کی پاکیزہ زندگی کی شہادتیں قلم بند کی ہیں۔

1865ء حضور کی مسلسل شب بیداری، کثرت مطالعہ اور شبانہ روز محنت کی وجہ سے صحت پر ناخوشگوار اثرات ہوئے بال سفید ہونے شروع ہو گئے۔ رفتہ رفتہ دوران سر اور ذیابیطس کے امراض لاحق ہو گئے۔ ایک مرتبہ سل بھی ہو گئی اور 6 ماہ بیمار رہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 31 مئی 2002ء

12-40 a.m	لقاء مع العرب
1-40 a.m	عربی سروس
2-40 a.m	مجلس سوال و جواب
3-40 a.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
4-25 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
5-30 a.m	خلافت لائبریری
6-05 a.m	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
7-00 a.m	یسرنا القرآن
7-30 a.m	مجلس عرفان
8-30 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (بیڈمنٹن)
9-15 a.m	ایم ٹی اے یو ایس اے
10-20 a.m	سیرۃ النبیؐ
10-55 a.m	ہومیو پیتھی کلاس
12-05 p.m	تلاوت۔ عالمی خبریں
12-30 p.m	لقاء مع العرب
1-35 p.m	سرائیکی سروس
2-30 p.m	مجلس عرفان
3-30 p.m	تعارف: مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ
4-05 p.m	انڈونیشین سروس
5-15 p.m	سیرت النبیؐ
6-00 p.m	خطبہ جمعہ (براہ راست)
7-05 p.m	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
8-00 p.m	بنگالی ملاقات
9-05 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
10-05 p.m	یسرنا القرآن

ہفتہ یکم جون 2002ء

12-35 a.m	لقاء مع العرب
1-40 a.m	عربی سروس
2-40 a.m	مجلس عرفان
3-45 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
4-45 a.m	درس حدیث
4-55 a.m	ہومیو پیتھی کلاس
6-05 a.m	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
7-00 a.m	یسرنا القرآن
7-20 a.m	مجلس سوال و جواب
8-35 a.m	کہکشاں
9-10 a.m	اردو کلاس
10-20 a.m	فرانسیسی پروگرام
10-55 a.m	جرمن ملاقات
12-05 p.m	تلاوت۔ خبریں
12-30 p.m	لقاء مع العرب
1-35 p.m	فرانسیسی سروس
2-25 p.m	درس القرآن
4-10 p.m	انڈونیشین سروس
5-10 p.m	کہکشاں
5-35 p.m	سفر ہم نے کیا
6-05 p.m	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
6-50 p.m	اردو کلاس
8-00 p.m	بنگالی پروگرام
9-00 p.m	چلڈرنز کلاس
10-05 p.m	فرانسیسی سروس

اتوار 2 جون 2002ء

1-00 a.m	عربی سروس
2-00 a.m	یسرنا القرآن
2-20 a.m	مجلس سوال و جواب
3-20 a.m	چلڈرنز کلاس
4-20 a.m	جرمن ملاقات
5-25 a.m	سفر ہم نے کیا
6-05 a.m	تلاوت۔ سیرت النبیؐ۔ خبریں
7-00 a.m	چلڈرنز کلاس
7-30 a.m	مجلس سوال و جواب
8-35 a.m	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ایک تقریر
9-10 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
10-10 a.m	اردو اسباق
11-00 a.m	لجنہ کی حضور سے ملاقات
12-05 p.m	تلاوت۔ عالمی خبریں
12-40 p.m	لقاء مع العرب
1-45 p.m	سپینش سروس
2-50 p.m	مشاعرہ
3-35 p.m	سیرت النبیؐ
3-45 p.m	کوئز: تاریخ احمدیت
4-15 p.m	انڈونیشین سروس
5-15 p.m	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ایک تقریر
6-05 p.m	تلاوت۔ سیرۃ النبیؐ۔ خبریں
7-00 p.m	مجلس عرفان
8-00 p.m	بنگالی پروگرام
9-05 p.m	لجنہ کی حضور سے ملاقات

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

میری امت کے لئے باعث رونق اور موجب شرف و افتخار قرآن کریم ہے (حدیث)

حفظ قرآن کریم کی اہمیت و فضیلت

قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا ☆ فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا

(حضرت مسیح موعود)

حافظ مسرور احمد صاحب

قرآن کریم وہ عظیم الشان کتاب ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی یہ واحد الہامی کتاب ہے جو ہر قسم کی اندرونی و بیرونی تحریف سے محفوظ ہے۔ اس کی آیات، الفاظ، نقطہ یا شعشہ تبدیل نہیں ہوا۔ یہ وہ زندہ و جاوداں کلام ہے جس کی حفاظت کا وعدہ خود خدائے لم یزل نے کیا ہے۔

قرآن کریم کی یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ لاکھوں افراد نے اس کو حفظ کرنے کی سعادت پائی اور آج بھی ہزاروں افراد کے سینوں میں قرآن محفوظ ہے۔ یہ فضیلت صرف قرآن کو حاصل ہے جب کہ دیگر مذاہب کی مقدس کتب کو حفظ کرنے والا دنیا میں کوئی نہیں ہے۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم سیکھنے والے اور سکھانے والے کو سب سے بہتر وجود قرار دیا ہے۔

بلاشبہ آپؐ خود سب سے بڑے معلم قرآن اور حامل قرآن تھے۔ آپؐ نے ایک موقع پر فرمایا

''ان الذی لیس فی جوفه شیءٌ من القرآن کالبیت الخرب''

(ترمذی کتاب فضائل القرآن باب من قرأ حرفا)

کہ یقیناً وہ شخص ایک ویران گھر کی مانند ہے جس کے سینے میں قرآن کا کوئی حصہ محفوظ نہیں۔ چنانچہ ابتدا سے صحابہ کرامؓ اور پھر تابعین اور تبع تابعین اور عام مسلمان کثرت سے قرآن کریم حفظ کرتے رہے یہاں تک کہ بعض خاندانوں میں یہ سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ چلتا رہا۔

حضرت رسول کریمؐ پر جو حصہ قرآن کریم کا نازل ہوتا تھا۔ آپؐ اس کو حفظ کر لیتے تھے اور ہمیشہ قرآن کریم کو دہراتے رہتے تھے اس طرح آپ ساری وحی کے کامل حافظ تھے۔

تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی مرتضیٰؓ بھی قرآن کریم کے حافظ تھے۔ دیگر صحابہ کرام میں بہت سے قرآن کریم کے حافظ اور قاری تھے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حفظ قرآن کی فضیلت پر بڑا زور دیتے تھے یہاں تک کہ آپؐ فرماتے تھے کہ ''جو شخص قرآن کریم کو حفظ کرلے گا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو عذاب نہیں دے گا......''

(سنن دارمی، کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل من قرأ القرآن)

آنحضورؐ نے ایک موقع پر فرمایا۔

''کہ میری امت کے بہترین لوگ حاملین قرآن یعنی قرآن کریم حفظ کرنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے ہیں''۔

(شعب الایمان۔ کتاب فی تعظیم القرآن۔ فصل فی تنویر موضع القرآن جلد 2 صفحہ 556 حدیث نمبر 2703)

آنحضورؐ کی ترغیب کے بعد لوگوں میں حفظ قرآن کریم کا اشتیاق بہت تیز ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم پڑھانے والے استادوں کی ایک جماعت مقرر فرمائی تھی جو سارا قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حفظ کر کے آگے لوگوں کو پڑھاتے تھے یہ چار چوٹی کے استاد تھے جن کا کام یہ تھا کہ رسول اللہؐ سے قرآن کریم پڑھیں اور لوگوں کو قرآن پڑھائیں۔ پھر ان کے ماتحت اور بہت سے صحابہ ایسے تھے جو لوگوں کو قرآن شریف پڑھاتے تھے۔

ان چار بڑے استادوں کے نام یہ ہیں۔

1۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

2۔ سالم مولی ابی حذیفہؓ

3۔ معاذ بن جبلؓ

4۔ ابی بن کعبؓ

ان چار کے سوا مسلمانوں میں اور بھی بعض بڑے بڑے قُرّاء تھے مثلاً زید بن ثابتؓ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں اپنی وحی لکھوایا کرتے تھے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 271)

حفظ قرآن کی اہمیت کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ''جس شخص نے قرآن کریم پڑھا پھر اس کو حفظ کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام سمجھا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اس کے گھرانے کے ایسے دس لوگوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی ہو''۔

(ترمذی۔ ابواب فضائل القرآن۔ باب ماجآء فی فضل قاری القرآن)

حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے غنی حاملین قرآن یعنی قرآن کریم حفظ کرنے والے ہیں جن کے دل میں اللہ تعالیٰ نے اس (قرآن) کو محفوظ کر دیا ہے۔

(کنز العمال۔ باب فی القرآن۔ فصل فی فضائل القرآن مطلقاً۔ جلد اول حدیث نمبر 4050)

حضرت عطاء بن یسار کا قول ہے کہ حاملین قرآن یعنی قرآن کریم کے حافظ اہل جنت کے سردار ہوں گے۔

(سنن الدارمی۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فی ختم القرآن جلد 2 صفحہ 926 حدیث نمبر 3357)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ایسے صحابہؓ عطا کیے تھے جو ہر ثواب کے لئے جان توڑ کوشش کیا کرتے تھے اس لئے جب آپؐ نے یہ اعلان فرمایا تو کثرت سے صحابہ کرامؓ نے قرآن کریم حفظ کرنا شروع کر دیا۔ حضرت رسول اللہؐ کے زمانے میں ہی حفاظ کی تعداد اتنی بڑھ چکی تھی کہ وہ ہزاروں کی تعداد تک پہنچ چکے تھے جیسا کہ واقعہ بئر معونہ سے پتہ چلتا ہے کہ 4 ہجری میں نجد قبیلہ کی درخواست پر حضرت رسول کریمؐ نے ستر صحابہ لوگوں کو دین اسلام سکھانے کے لئے بھیجے جو سب کے سب قرآن کریم کے حافظ تھے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 273،161)

یہ 70 اصحاب کوئی معمولی آدمی نہیں تھے بلکہ نہایت مقدس لوگ قرآن کریم کے قُرّاء اور ماہر تھے جن کو دھوکہ دہی سے راستہ میں ہی بئر معونہ کے مقام پر شہید کر دیا گیا۔

حفظ قرآن کی برکت اور حفاظ کے مقام کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ''رسول کریمؐ کی وفات کے معاً بعد جب مسیلمہ کذاب نے بغاوت کر کے ایک لاکھ سپاہیوں کے ساتھ مدینہ پر حملہ کر دیا اور ان کے مقابلے کے لئے حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو تیرہ ہزار سپاہیوں کے ساتھ بھیجا تو اس وقت بعض نئے نئے مسلمان ہونے والے لوگوں کی کمزوری کی وجہ سے متواتر مسلمانوں کو عارضی طور پر شکست پر شکست ہونے لگی یعنی یہ تو نہیں تھا کہ لشکر اسلامی بھاگ گیا ہو لیکن اس کو کئی مقام چھوڑنے پڑے تھے اس پر رسول اللہؐ کے صحابہ میں سے جو لوگ قرآن کریم کے حافظ تھے انہوں نے کہا کہ آپ اس سارے لشکر سے مسیلمہ کا مقابلہ نہ کریں صرف ہم لوگ جو قرآن کریم کے جاننے والے ہیں ہمیں ایک الگ لشکر کی صورت میں ترتیب دے کر اس کے مقابلے کے لئے آگے کریں کیونکہ ہم اسلام کی قیمت جانتے ہیں اور اس کے بچانے کیلئے اپنی جانیں دینے کی قدر ہمیں معلوم ہے۔

ان کی اس بات کو حضرت خالدؓ بن ولید نے مان لیا اور قرآن شریف کے حفاظ صحابہ کو الگ کر دیا اور وہ تین ہزار کی تعداد میں نکلے ان تین ہزار آدمیوں نے اس شدت سے مسیلمہ کے لشکر پر حملہ کیا کہ اس کو پیچھے ہٹ کر ایک محدود مقام میں محصور ہونا پڑا اور آخر اس کا لشکر تباہ ہو گیا۔ اس وقت ان صحابہ نے شعار جنگ کے الفاظ یہ مقرر کیے تھے ''اے سورۃ بقرہ کے حافظو'' یہ شعار انہوں نے اس لئے مقرر کیا کہ سورۃ بقرہ قرآن مجید کی سورتوں میں سے سب سے لمبی ہے۔ اس لڑائی میں پانچ سو قاری صحابی شہید ہوئے۔ ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی قرآن کریم لکھا بھی جاتا تھا حفظ بھی کیا جاتا تھا اور ہزاروں آدمی قرآن شریف کو شروع سے لے کر آخر تک یاد رکھتے تھے''۔ (دیباچہ تفسیر القرآن ص 274)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''قرآن کریم میں یہ وعدہ تھا کہ خدا تعالیٰ فتنوں اور خطرات کے وقت میں دین (حق) کی حفاظت کرے گا (۔) سو خدا تعالیٰ نے بموجب اس وعدہ کے اپنے کلام کی حفاظت کی۔ اول حافظوں کے ذریعے سے اس کے الفاظ اور ترتیب کو محفوظ رکھا اور ہر ایک صدی میں لاکھوں ایسے انسان پیدا کئے جو اس پاک کلام کو اپنے سینوں میں حفظ رکھتے ہیں''۔

(ایام الصلح ص 56،55 طبع اول)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

حفظ قرآن کی شروع سے اتنی کثرت پائی جاتی ہے کہ ہر زمانہ میں ایک لاکھ سے دو لاکھ تک حافظ دنیا میں موجود رہا ہے بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ حافظ دنیا میں پائے جاتے ہیں حافظ اس کو کہتے ہیں جو شروع سے لے کر آخر تک اس کے تمام حصوں کو یاد رکھتا ہے۔

عام طور پر یورپین مصنف اپنی ناواقفی کی وجہ سے یہ خیال کر لیتے ہیں کہ جب کہ دنیا میں بائبل کا کوئی حافظ نہیں ملتا تو قرآن شریف کا کوئی حافظ کہاں ہو سکتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کا یہ معجزہ ہے کہ وہ ایسی سریلی زبان میں نازل ہوا ہے کہ اس کا حفظ کرنا نہایت آسان ہے۔ میرا بڑا لڑکا ناصر احمد (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث) جو آکسفورڈ کا بی اے آنرز اور ایم اے ہے۔ میں نے اسے دنیاوی تعلیم سے پہلے قرآن کریم کے حفظ پر لگایا اور وہ سارے قرآن کا حافظ ہے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن ص 277)

قرآن کریم کی حفاظت کی ایک ترکیب یہ ہے جس پر صدیوں سے عمل ہو رہا ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں دنیا کی ہر بڑی (بیت الذکر) میں حفاظ کرام امامت کرتے ہیں اور قرآن کریم سناتے ہیں۔ حضرت نبی کریمؐ نے تقرر امام کے اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا

باقی صفحہ 6 پر

محترم فضل احمد شاہد صاحب

تعارف کتب
حضرت مصلح موعود

تحفۃ الملوک

یہ کتاب حضرت مصلح موعود نے ایک رویا کی بنا پر جون 1914ء کو تحریر فرمائی۔ اس کتاب کا مقصد ریاست حیدر آباد دکن کے والی مکرم و معظم میر عثمان علی خان صاحب کو دعوتِ حق دینا تھا۔ چنانچہ ساری کتاب میں انہی کو مخاطب کیا گیا ہے۔ سلسلہ احمدیہ کے ممتاز بزرگوں حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب، حضرت حافظ روشن علی صاحب اور حضرت حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے یہ کتاب والی ریاست حیدر آباد کی خدمت میں پیش کی اس اجمال کی بعض تفصیلات درج ذیل ہیں:

ذاتی تعارف

حضرت مصلح موعود نے اس کتاب میں اپنا ذاتی تعارف ان الفاظ میں کرایا:-

"میں اس بات کو ظاہر کر دینا بھی اپنی روشناسی کرانے کی غرض سے ضروری دیکھتا ہوں کہ میں پنجاب کے ایک معزز خاندان میں سے ایک شخص ہوں اور لوگوں میں مرزا بشیر الدین محمود احمد کے نام سے مشہور ہوں میرے والد مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی ہدایت کے لئے مامور تھے اور جماعت احمدیہ کے امام تھے۔ جس جماعت کے پیرو جناب کی ریاست میں بھی آباد ہیں۔ مجھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس پاک جماعت کا امام بنا کر خلافت ثانیہ کے عہدہ پر مقرر فرمایا ہے چونکہ یہ جماعت عام لوگوں کی طرح نہیں ہے اس لئے آپ کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ میں سب سے زیادہ نیک اور عالم اور متقی حضرت استاذی المکرم مولوی نورالدین صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت آپ کے خلیفہ اول قرار پائے تھے اور آپ کی وفات پر اس عاجز کو خدا تعالیٰ نے جماعت کی حفاظت کے کام پر مقرر فرمایا ہے"۔ (صفحہ 2)

وجہ تالیف

حضرت مصلح موعود اس کتاب کی جو بصورت مکتوب لکھی گئی وجہ تالیف یوں تحریر فرماتے ہیں:-

"میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ مجھے اس مکتوب کے لکھنے کی تحریک ایک رویا کی بنا پر ہوئی ہے اور چونکہ رویا کا پورا کرنا بھی مومن کا فرض ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے عالم رویا میں جناب تک ایک امر حق پہنچانے کی جو مجھے تحریک فرمائی ہے عالم بیداری میں اس تحریک کو پورا کر دوں۔ اس مکتوب میں جو جناب کی رفعت شان اور عام مخلوق کی بہتری کے خیال سے چھپوا کر جناب کی خدمت میں ارسال کیا گیا ہے اس خواب کا درج کرنا درست نہیں معلوم ہوتا ہاں اس قدر عرض کرتا ہوں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے جناب کو اس سلسلہ کے متعلق ایک مبسوط تقریر کے ذریعہ واقف کیا ہے اور جو کچھ میں نے جناب کو رویا میں کہا ہے اسی کا ایک حصہ جو مجھے یاد رہا مع کچھ...... زوائد کے اس مکتوب کے ذریعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں"۔ (صفحہ 2)

دین کی نازک حالت

حضرت مصلح موعود نے اس تاریخی اور طویل مکتوب میں بار بار دین کے ضعف اور نازک حالت کا نقشہ کھینچا ہے فرماتے ہیں:-

"جناب سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ (دین) کی جو نازک حالت ان ایام میں ہے وہ پہلے کسی زمانہ میں نہیں ہوئی اور موجودہ حالت کو جب ابتدائے ایام کی حالت سے مقابلہ کر کے دیکھیں تو بدن پر رعشہ سا طاری ہو جاتا ہے"۔ (صفحہ 2)

"اس زمانہ میں (دین) پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور ہر ایک مذہب (دین) کو اپنا شکار خیال کر رہا ہے۔ وہ ظاہر بین انسانوں کو گھبرا دینے کے لئے کافی ہے"۔ (صفحہ 3)

حضورؐ کا مبارک کام

حضرت مصلح موعود نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و کردار پر ان الفاظ میں روشنی ڈالی ہے:-

"آپؐ کی زندگی کا ایک ایک کام اور آپؐ کی ایک ایک حرکت اس بات کو ثابت کر رہی ہے کہ آپؐ کے مد نظر صرف یہی بات تھی کہ کسی طرح دنیا پر عظمت الٰہی کا اظہار ہو اور لوگ ہر قسم کے نفسانی جذبات اور خواہشات کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائیں اور ان کا چلنا پھرنا کھانا پینا سونا جاگنا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہو جائے۔ ہر قسم کے شکوک و شبہات سے پاک ہو کر عرفان تام ان کو حاصل ہو اور بندوں اور رب میں جو روکیں اور پردے حائل ہیں دور ہو جائیں اور بندے اپنے خالق و رازق کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیں اور یہی کام تھا جو آپ ساری عمر کرتے رہے"۔ (صفحہ 14)

نماز کی برکات

حضرت مصلح موعود نے نماز کی برکات کا بہت ہی حسین لفظوں میں نقشہ کھینچا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"نماز میں اللہ تعالیٰ نے ایسی حکمتیں مخفی رکھی ہیں کہ اسے سنوار کر پڑھنے والا اور ان شرائط کو ملحوظ رکھنے والا جو اللہ تعالیٰ نے ادائے نماز میں مقرر فرمائی ہیں اپنے اندر فوراً ایک خاص تبدیلی پاتا ہے اور زیادہ دن گزرنے نہیں پاتے کہ اس کے اندر ایک خاص ملکہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے اسے بدیوں کی شناخت ہو جاتی ہے اور پوشیدہ در پوشیدہ بدیوں پر اسے اطلاع دی جاتی ہے اور مخفی در مخفی گناہ کا علم جو دوسرے کو نہیں ہوتا اسے دیا جاتا ہے اور ملائکہ اسے ہر موقعہ پر ہوشیار کر دیتے ہیں کہ دیکھنا یہ گناہ ہے ہوشیار ہو جانا...... جب نماز میں کمال تذلل اور خشوع و خضوع کے ساتھ انسان خدا تعالیٰ کے حضور میں گر جاتا ہے اور وہ تمام تذلل کے طریق جن کو کسی ملک کے باشندوں نے اظہار عبودیت کے لئے مقرر کیا ہے استعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اٹھاتا ہے اور جس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے خدا تعالیٰ ملائکہ کو فرماتا ہے کہ دیکھو میرے اس بندہ نے میری پاکیزگی کا اقرار کیا ہے تم اسے پاک کر دو اور اس نے میری حمد کی ہے تم اس کی حمد کو دنیا میں پھیلاؤ اور اس نے میرے حضور میں کمال تذلل اور انکسار کا اظہار کیا ہے تم اس کو عزت و رفعت دو"۔ (صفحہ 17-18)

حفاظت قرآن

حفاظت قرآن پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:-

"قرآن کریم کی حفاظت دو طریق سے ہو سکتی ہے ایک لفظی اور ایک معنوی اور ہم دیکھتے ہیں کہ لفظی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہزاروں سامان پیدا کر دیئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک تیرہ سو سال ہو گئے ہیں دنیا کی سب مذہبی کتابیں محرف و مبدل ہو چکی ہیں لیکن قرآن کریم ابھی اپنی اسی اصلی حالت میں قائم ہے اور اس میں سے ایک شعشہ بھی کم نہیں ہوا نہ کسی قسم کی اس میں زیادتی ہوئی ہے۔ قرآن کریم کی زبان کو بھی اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہے ورنہ اس وقت کوئی پرانا مذہب نہیں جس کی الٰہی کتاب کی زبان اس وقت دنیا میں بولی جاتی ہو۔ سنسکرت، پہلوی، عبرانی تین زبانوں میں اس وقت دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کی کتابیں موجود ہیں لیکن یہ تینوں زبانیں مر چکی ہیں صرف قرآن کریم کی زبان ہی باوجود نہایت قدیم زبان ہونے کے اب تک بولی جاتی ہے اور جب سے قرآن کریم نازل ہوا ہے بجائے کم ہونے کے اور زیادہ پھیل گئی ہے اور پہلے صرف عرب میں بولی جاتی تھی مگر اب مصر، شام، طرابلس، الجزائر، مراکش، بربرہ وغیرہ علاقوں میں بھی عربی ہی بولی جاتی ہے کروڑوں آدمی اس زبان کو سمجھنے والے ہیں ہزاروں لاکھوں حفاظ اور لاکھوں نسخوں سے جو دنیا کے ہر ملک میں پھیلے ہوئے ہیں اس کی حفاظت کی گئی اور اب تک خدائے تعالیٰ کا وعدہ بڑے زور سے پورا ہو رہا ہے پس جب کہ لفظی حفاظت کا وعدہ پورا ہوا ہے تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ معنوی حفاظت کا وعدہ پورا نہ ہو"۔ (صفحہ 27-28)

مسیح موعود کا کارنامہ

حضرت مصلح موعود نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے کام اور آپ کے کارناموں پر بھی اجمالی رنگ میں اس کتاب میں روشنی ڈالی ہے آپ فرماتے ہیں:-

"مسیح موعود کی اندرونی اصلاح کا یہ کام ہے کہ آپ نے ایک زبردست جماعت قائم کر دی ہے جو تقویٰ اور طہارت میں ایک نمونہ ہے اور دشمن بھی اس بات کے معترف ہیں کہ جہاں کوئی شخص احمدی ہوتا ہے اس کا رنگ ہی بدل جاتا ہے اور اس کے اندر ایسی اصلاح پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کی پہلی زندگی کا اگر نئی زندگی سے مقابلہ کیا جائے تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے"۔ (صفحہ 59)

مبارک زمانہ

حضرت مسیح موعود کے مبارک زمانہ کا تذکرہ حضرت مصلح موعود نے ان الفاظ میں کیا:-

"یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہم کو اس مبارک زمانہ میں پیدا کیا ورنہ لاکھوں بزرگ اور علماء اور امراء اس بات کی حسرت کرتے ہوئے مر گئے کہ کسی طرح ان کو مسیح موعود کا زمانہ ملے گو مسیح موعود فوت ہو چکے ہیں مگر ان کے دیکھنے والے موجود ہیں۔ پس یہ زمانہ غنیمت ہے وہ دن آتے ہیں جب کہ زبردست بادشاہ اس خدا کے مرسل کے سلسلہ میں داخل ہوں گے لیکن مبارک ہے وہ جو سب سے پہلے اس نعمت کو حاصل کرتا ہے کیونکہ کوئی زمانہ آئے گا جب کہ اپنی بادشاہتیں دے کر خواہش کریں گے کہ ہمیں بھی یہ فضیلت حاصل ہو جائے جو مسیح موعود کے قریب کے لوگوں کو حاصل تھی"۔ (صفحہ 61-62)

کیریئر پلاننگ کمیٹی

واقفین نو کے بارہ میں چند گزارشات

مرسلہ: مکرم وکیل صاحب وقف نو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1993ء میں جماعت کو ہدایت فرمائی تھی کہ ہر ملک میں واقفین نو اور ان کے والدین کی رہنمائی کیلئے کیریئر پلاننگ کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ اس ضمن میں وکالت وقف نو اور شعبہ وقف نو لندن کی طرف سے کئی سرکلر بھجوائے گئے۔ اس سلسلہ میں والدین اور کمیٹیوں کے ذہن میں بہت سے سوالات ابھرتے رہے کہ کیریئر پلاننگ کمیٹی کا فنکشن کیا ہے؟ کتنے ممبر ہونے چاہئیں؟ کمیٹی کے ممبران واقفین کے والدین کے علاوہ بھی ہو سکتے ہیں؟ نیز کیا عورتیں بھی شامل ہو سکتی ہیں؟

ان سوالات کے حل کے لئے محترم شمیم احمد صاحب انچارج شعبہ وقف نو لندن کی طرف سے ارسال کردہ درج ذیل تفصیل احباب کے لئے ممد و معاون ثابت ہوسکتی ہے۔

☆۔ ہر ملک میں ایک نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی مقرر ہونی چاہئے۔ بڑے ملک جہاں واقفین زیادہ ہیں یا جہاں زیادہ ریجن ہیں وہاں نیشنل کمیٹی کے تحت ہر ریجن پر کیریئر پلاننگ کمیٹی قائم کی جاسکتی ہے جو اپنے اپنے ریجن میں کام کرسکیں اور اپنی کارکردگی کی رپورٹ نیشنل کمیٹی کو بھجوادیا کریں اور ان سے رہنمائی حاصل کیا کریں۔

☆۔ اس بات کی کوئی قید نہیں کہ کمیٹی کے کتنے ممبر ہوں۔ ہر ملک اپنے حالات اور واقفین کی تعداد اور فاصلوں کے لحاظ سے اس بات کا فیصلہ کرسکتا ہے کہ کتنے ممبر شامل کئے جانے چاہئیں۔ صرف اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ایسے احباب کو شامل کیا جائے جن کے پاس پہلے ہی زیادہ کام نہ ہو تا کہ وہ اس کام کو زیادہ وقت دے سکیں۔ اس بات کی بھی کوئی قید نہیں کہ صرف واقفین کے والدین ہی کمیٹی میں شامل ہوں۔ خواتین کو پردے کی رعائت کے ساتھ یقیناً شامل ہونا چاہئے کیونکہ بچیوں کے متعلق لجنہ اماء اللہ کا تعاون بہت ضروری ہے۔

☆۔ کمیٹی میں ایسے احباب کو شامل کیا جانا چاہئے جن کو شعبہ تعلیم اور کیریئر گائڈینس کا تجربہ ہو نیز اپنے ملک کے نظام تعلیم سکولوں اور کالجوں میں داخلوں اور متعلقہ امور سے آگاہی رکھتے ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ دیگر شعبوں سے منسلک اعلیٰ تعلیم یافتہ دوستوں کو بھی شامل کیا جانا چاہئے۔ ایسے احباب میں یہ بات بھی ضروری ہونی چاہئے کہ ان کی نگاہ جماعت کی آئندہ ضروریات پر بھی ہو تا کہ وہ جماعت کے لئے پلاننگ میں ممد ثابت ہوسکیں۔ اگر کیریئر گائڈینس کا تجربہ رکھنے والے نہ مل سکیں تو ممبران کو چاہئے کہ ایسی کتب کا مطالعہ کریں جن سے ان کی معلومات میں اضافہ ہو سکے۔ لائبریریوں میں ایسی کتب مل جاتی ہیں۔ نیز انہیں چاہئے کہ اپنے ملک میں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے بارے میں علم رکھیں کہ کہاں کہاں کیا پڑھایا جاتا ہے اور داخلہ کی کیا کیا شرائط ہیں۔ اسی طرح زبانوں کی تعلیم کے متعلق بھی معلومات ہوں۔

☆۔ کمیٹی کے پاس ان کے اپنے ملک یا ریجن کے واقفین کی عمروں کے لحاظ سے یعنی سن وار، تاریخ وار Chronological Order میں لسٹ موجود ہونی چاہئے تا کہ ان کو علم ہو ان کے ملک یا ریجن میں کتنے بچے ہیں جن پر انہوں نے کام کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں ضروری ہے کہ سیکرٹری وقف نو نے اپنا ریکارڈ مکمل رکھا ہو۔ اس لحاظ سے ان کو بھی کمیٹی کا ممبر ہونا چاہئے۔

☆۔ کمیٹی کے اغراض و مقاصد میں یہ اہم بات ہے کہ وہ اپنے واقفین کے والدین کے ساتھ رابطہ رکھیں اور بچوں کی تعلیمی حالت کا جائزہ لیں اور ریکارڈ رکھیں کہ بچوں کی تعلیم کا کیا معیار ہے اور وہ کونسے گریڈ حاصل کررہے ہیں۔ یہ کام تقریباً سات سال کی عمر کے لگ بھگ شروع کیا جانا چاہئے یا اپنے ملک کے حالات کے مطابق، مثلاً انگلستان میں 11 سال کی عمر میں بچوں کا پہلا امتحان ہوتا ہے اور اس وقت پتہ چلتا ہے کہ بچے کے گریڈ کیا ہیں اور یہ ان کی آئندہ کی تعلیم کی بنیاد بنتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ایک ملک کی کیریئر پلاننگ کمیٹی نے اپنے ریجن کے بچوں کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ ان میں سے اکثر کی تعلیمی حالت بہت کمزور ہے اور وہاں کے نظام کے تحت اعلیٰ تعلیم میں نہیں جاسکیں گے۔ اب ان کو توجہ دلائی گئی ہے کہ والدین اور بچوں کی عملی طور پر مدد کریں تا کہ وہ کارآمد وجود بن سکیں۔ اگر جائزہ نہ لیا جاتا تو آخر تک اس بات کا علم ہی نہیں ہونا تھا۔ اب اگر کمیٹی درست خطوط پر کام کرے تو بچوں کیلئے بہت فائدہ مند ہوسکتا ہے۔

جو بچے تعلیمی طور پر کمزور ہوں ان کے والدین کے ساتھ رابطہ ہونا چاہئے اور معلوم کرنا چاہئے کہ ان کی تعلیمی کمزوری کی کیا وجہ ہے اور اسے کس طرح دور کیا جا سکتا ہے اور کیا کیا عملی اقدام کئے جاسکتے ہیں۔ اس ضمن میں ایک بہت مفید بات جماعتی طور پر ٹیوشن کا انتظام ہے یعنی ایسے دوست جو اپنے اپنے حلقوں میں واقفین کو خدمت دین کے جذبہ کے ساتھ بلامعاوضہ پڑھا سکیں بہت مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے تحت جو تعلیمی بورڈ قائم ہوئے ہیں ان سے استفادہ کیا جانا چاہئے۔

خاکسار نے ایک واقف نو بچے کو جو پڑھائی میں کمزور ہے ایک مضمون (Biology) پڑھانا شروع کیا اب وہ نیچے والے گریڈ سے اے گریڈ میں آ گیا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ لندن مشن کے نزدیک رہنے والے واقفین بچوں کو بیالوجی اور کیمسٹری پڑھانے کا تجربہ کروں تا کہ دوسروں کے لئے رہنمائی کا باعث ہو۔

☆۔ کمیٹی کا دوسرا اہم مقصد یہ ہے کہ وہ بچوں کے ذاتی رجحانات کا جائزہ لیں کہ وہ کونسا پیشہ اپنانا چاہتے ہیں اور ان کے تعلیمی حالات، والدین کی خواہشات اور جماعت کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر ان کی مناسب پیشوں اور شعبوں کی طرف رہنمائی کریں۔ اس ضمن میں یہ بھی والدین اور بچوں کو مؤثر طور پر بتانا چاہئے کہ جماعت کو مربیان کی بہت ضرورت ہوگی جو مختلف ملکوں اور قوموں میں جاکر دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرسکیں۔ اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

☆۔ کمیٹی کا ایک اور اہم کام یہ ہے کہ اپنے ملک (اور اگر ان کے ملک کے سپرد دیگر ملک بھی ہیں تو ان کو شامل کر کے) آئندہ زمانوں کی ضروریات کا جائزہ لیں کہ ان کے ملک میں کتنے مربیان کی ضرورت ہوگی، کن کن دیگر شعبوں میں ماہرین کی ضرورت ہوگی اور کتنے زبانوں کے ماہر درکار ہوں گے۔ یہ بھی کہ ان کا ملک کتنے واقفین تیار کرے گا اور کتنے ان کی ضروریات سے زیادہ ہوں گے جو وہ مرکز کو پیش کرسکیں گے تا کہ وہ دوسرے ملکوں میں خدمات سرانجام دے سکیں۔

☆۔ آخری مگر اہم بات یہ ہے کمیٹی اپنی کارگزاری کی رپورٹ بتوسط امراء ضرور بھجوائیں تا کہ اطلاع ہوتی رہے کہ کیا کام ہورہا ہے اور اگر کوئی تجاویز ہوں یا کوئی اچھا تجربہ ہوا ہو تو اس کی اطلاع دینی چاہئے تا کہ مرکز اسے دوسرے ممالک تک پہنچاسکے اور وہ بھی اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔

یہ کام بہت محنت طلب اور مشکل ہے خاص طور پر بڑے ممالک میں جہاں زیادہ واقفین ہیں اور جماعتیں دور دور ہیں۔ اس لئے جہاں کام بڑا ہو وہاں اتنا زیادہ عزم اور ولولہ ہونا چاہئے۔ واقفین نو بہت قیمتی بچے ہیں کیونکہ ان پر بہت زیادہ ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں ان کی تعلیم و تربیت نظام جماعت کی ایک بہت ہی اہم ذمہ داری ہے اس لئے اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر اس طرف خدانخواستہ کماحقہ توجہ نہ کی گئی تو ہم سب خداتعالیٰ کے حضور قابل مؤاخذہ ہوں گے۔ خداتعالیٰ ہم سب کو بہترین رنگ میں مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مالدووا میں جماعت احمدیہ کا نفوذ

رپورٹ: مکرم عبیداللہ باجوہ صاحب

مجلس انصاراللہ جرمنی نے شوریٰ 2001ء کے موقع پر مجلس شوریٰ کے سامنے ایک تجویز رکھی تھی کہ دعوت الی اللہ کے میدان میں مجلس انصاراللہ جرمنی کوئی ایک ملک اپنے ذمہ لے جس میں وقتاً فوقتاً ذمہ دار اور تجربہ کار انصار پر مشتمل وفود بھجوائے۔ شوریٰ کی سفارش پر حضور اقدس نے ازراہ شفقت یہ تجویز منظور فرمائی۔ قائد صاحب دعوت الی اللہ نے نیشنل سیکرٹری صاحب دعوت الی اللہ جرمنی سے رابطہ کیا کہ ہم بیرون از جرمنی وفد بھجوانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ہمیں مشرقی یورپ میں Moldova کا ملک دیا، جس کی منظوری مکرم نیشنل امیر صاحب نے بھی دی۔

قائد دعوت الی اللہ نے اس ملک کے بارہ میں دعوت کے نقطہ نگاہ سے معلومات حاصل کیں جس کے مطابق ملک ہذا میں دعوت الی اللہ کے لئے حالات کچھ زیادہ سازگار نہیں تھے اور کچھ مشکلات بھی تھیں اس کی بنا پر حضور اقدس کی خدمت میں مکرم داؤد احمد کاہلوں صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے خط لکھا کہ حضور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اپنے خاص فضل سے ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے ہمیں اس ملک میں احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پہلا وفد جو تشکیل دیا گیا اس میں مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب نائب صدر اول اور مکرم منور احمد خالد صاحب ناظم علاقہ رائن موزل شامل ہیں۔

25 مارچ 2002ء کو یہ وفد روانہ ہوا وفد نے جو ابتدائی رپورٹ بھیجی ہے اس کے مطابق Ulm Universty گئے۔ وہاں شام سوڈان کے عرب سٹوڈنٹس کی کافی تعداد ہے۔ اور ایک نماز سینٹر سیریائی عربوں کا بھی ہے۔ ایک سوڈانی عربوں اور ترکوں کا بھی ہے نیشنل یونیورسٹی میں 7 کتب لائبریری میں رکھوائیں اور 6 کتب شہر کی لائبریری میں رکھوائیں۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے وفد کو دو پھل میاں بیوی کی صورت میں عطا ہوئے۔ مرد کا نام طلال سلیمان ہے جو الیکٹرونکس انجینئر اور یونیورسٹی میں پروفیسر ہے اور سوڈانی ہے۔ بیوی انگلش ٹیچر ہیں اور مالدوین ہیں۔ یہ تمام تفصیل لکھنے کی غرض صرف تمام بہن بھائیوں سے درخواست کرنا ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے اور مجلس انصاراللہ کو مزید وفود بھجوانے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلانے اور وہاں پر نظام جماعت قائم کرنے کی سعادت بخشے۔ (آمین) خداتعالیٰ کے فضل سے مندرجہ بالا تحریر کردہ 2 بیعتوں کے علاوہ تین مزید بیعتیں بھی ہوئی ہیں جس کے نتیجہ میں اب مجموعی تعداد 5 ہوگئی ہے۔

(ماہنامہ الناصر جرمنی اپریل 2002ء)

دل کے مرض کے بارے میں

چند غلط مفروضات

ڈاکٹر ایس اے اختر صاحب

1- دل کے دورہ کا مطلب ہے کہ میں دل کے دوسرے دورے کے خطرہ سے دوچار ہوں-

ضروری نہیں! تقریباً 35 فیصد ایسے مریض جو کہ دل کے دورہ کے بعد بچ جاتے ہیں- وہ کم خطرہ والے درجہ میں آجاتے ہیں- اور ان کو دل کا دوسرا دورہ پڑنے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں-

2- میرے دل کے دورے کی وجہ سے میری زندگی یکسر بدل جائے گی- میں کبھی عام زندگی نہیں گزار سکوں گا-

بالکل غلط! دل بہت جلدی صحت یاب ہو جاتا ہے دل کے دورہ کا شکار مریضوں کو اپاہج دل (Cardiac Cripple) نہیں بننا چاہئے- صرف طرز زندگی میں صحیح تبدیلیوں کے ساتھ وہ اس سے بھی اچھی زندگی گزار سکتے ہیں- جیسی دل کے دورے سے پہلے گزار رہے تھے-

3- دل کا دورہ میری ازدواجی زندگی پر منفی اثر ڈالے گا-

غلط! جنسی عمل میں عام طور پہ اتنی ہی توانائی خرچ ہوتی ہے- جتنی سیڑھیاں چڑھنے میں- اور جنسی عمل عام خیال کے برخلاف شاذ و نادر ہی اچانک موت کا باعث ہوتا ہے-

4- اب جب کہ مجھے دل کا دورہ پڑ چکا ہے- لہٰذا بہتری کے امکانات کے لئے کافی دیر ہو چکی ہے-

پھر غلط! خطرہ کے اسباب (Risk Factors) کم کرنے کے لئے کبھی دیر نہیں ہوتی- اس کے لئے آپ کو جو کام کرنے پڑیں گے- ان میں غذا میں احتیاط تمباکو نوشی کا ترک کر دینا- اور کسی ایسے کورس میں شمولیت جہاں دل کی دیکھ بھال کے بارے میں مفید اور قابل عمل معلومات فراہم کی جائیں-

5- کولسٹرول کے بغیر غذا کا مطلب ہے- مکمل چکنائی کے بغیر

صحیح نہیں ہے! کیوں کہ کھانے میں چکنائی (Saturated Fats) کولسٹرول بڑھاتے ہیں- اور یہ کہ چند کھانے کی اشیاء جن میں کولسٹرول نہیں ہوتا ان میں چکنائی کی مقدار کافی زیادہ ہوتی ہے-

6- ورزش وہی مفید ہوتی ہے جس میں زیادہ مشقت کرنی پڑے-

پھر غلط! درمیانہ درجہ کی ورزش آپ کو دل کی بیماری کی وجہ سے موت کے خطرہ کو کم کرتی ہے زیادہ ورزش کا مشورہ خاص کر دل کے مریضوں کو ورزش سے بددل کر دیتا ہے-

7- اپنی جوانی کے دنوں میں جو ورزش میں نے پابندی سے کی تھی اس کی وجہ سے مجھے تحفظ ملے گا-

غلط! ایسے سابق پیشہ ور کھلاڑی بھی دل کی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں- جنہوں نے بعد کی زندگی میں سست رویہ اختیار کیا ہو- ورزش اس وقت تک فائدہ مند ہے- جب تک آپ ورزش کرتے رہیں- اس کے فائدوں کو جمع کر کے بعد میں کام میں نہیں لایا جا سکتا- آپ کو سمجھداری سے پابندی کے ساتھ ہفتہ میں چھ بار 25 سے 30 منٹ تک ورزش کرنی چاہئے- دل کے دورہ کے بعد بھی ڈاکٹر کے مشورے سے ورزش جاری رکھنی چاہئے-

8- دل کی بیماری میرے خاندان میں ہے- اس لئے اس سے بچنے کے لئے میں شاید ہی کچھ کر سکوں

غلط! دراصل بری عادات اصل جڑ ہیں- اور یہی بری عادات خاندان میں سالہا سال چلتی ہیں- مثلاً ورزش نہ کرنا- مرغن غذا کھانا- سگرٹ نوشی وغیرہ وغیرہ-

9- میرے سینے کا درد مجھے بتلائے گا کہ میرے دل کی حالت خراب ہو رہی ہے-

ضروری نہیں! تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ 10 فیصد تک ادھیڑ عمر کے لوگ دل کی خاموش بیماری (Silent Ischemia) میں مبتلا ہوتے ہیں- جس کا مطلب ہے کہ دل کو آکسیجن کی کمی ہے- اور ان کو اس کا پتہ نہیں ہے- خاص طور پر ذیابیطس کے مریضوں میں (Silent Ischemia) کے خطرات زیادہ ہوتے ہیں-

10- میرے دل کی سرجری (دل کی پیوند کاری یا کورتری بائی پاس) کے بعد دل کے بارے میں میری پریشانیاں ختم ہو گئیں-

صحیح نہیں ہے! آپ پھر وہی پرانی عادت اپنائیں گے- جن کی وجہ سے آپ کو دل کی بیماری ہوئی تھی- تو آپ پھر دل کو نقصان پہنچا سکتے ہیں- اس لئے دل کے دورہ کے بعد جو آپ کو نئی زندگی ملی ہے اس میں آپ پکا ارادہ کر لیں کہ آپ دل کے مزید حملوں سے بچنے کے لئے اپنے طرز زندگی میں تبدیلی لائیں گے اور بری عادات کی جگہ اچھی عادات اپنائیں گے-

---

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں-

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 34169 میں فرخ جاوید ولد جاوید اقبال قوم بھٹہ پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 31/19 دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-4-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد فرخ جاوید 31/19 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالعزیز 11/17 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد منیر 17/13 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ

مسل نمبر 34170 میں وقار جاوید ولد جاوید اقبال قوم بھٹہ پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے بیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 31/19 دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-4-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد وقار جاوید 31/19 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالعزیز گوندل وصیت نمبر 28498 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد منیر وصیت نمبر 28247

مسل نمبر 34171 میں طاہر احمد ولد عنایت علی صاحب قوم سندھو پیشہ ملازمت عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/16 دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-3-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت ملازمت خدام الاحمدیہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد طاہر احمد 4/16 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 سید طاہر محمود ماجد وصیت نمبر 22396 گواہ شد نمبر 2 ملک محمد داؤد صاحب مربی سلسلہ وصیت نمبر 29410

بقیہ صفحہ 3

کہ "لوگوں میں سے وہ نماز کے لئے امام بنے جس کو زیادہ قرآن یاد ہو"

(مسلم- کتاب الصلوٰۃ- باب من احق بالامامۃ)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

ہر رمضان میں ساری دنیا کی ہر بڑی (بیت الذکر) میں سارا قرآن کریم حافظ لوگ حفظ سے بلند آواز کے ساتھ ختم کرتے ہیں- اس طرح ساری دنیا میں لاکھوں جگہ پر قرآن کریم صرف حافظ سے دہرایا جاتا ہے- یہی وہ باتیں ہیں جن کی وجہ سے یورپ کے دشمنوں کو بھی تسلیم کرنا پڑا ہے کہ قرآن کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک بالکل محفوظ چلا آتا ہے اور یہ کہ یقینی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس شکل میں قرآن کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو دیا تھا اسی شکل میں آج موجود ہے- چنانچہ ایک یورپین مصنف سر ولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمد صفحہ 28 میں بحث کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

کہ ہم نہایت مضبوط قیاسات کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایک آیت جو قرآن میں ہے وہ اصلی ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی غیر محرف تصنیف ہے-

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 278,277)

قرآن کریم کی عظمت کا سب سے بڑا نشان یہ ہے کہ رحمان خدا نے اس کو نازل کیا ہے یہ کسی انسان کی تصنیف نہیں اس کی حفاظت کا ایک ذریعہ قرآن کریم کو حفظ کرنا ہے اگر بفرض محال اس کتاب کے تمام نسخے دنیا سے مٹا دئے جائیں تو پھر بھی اس کتاب کا لکھا جانا ممکن ہے کیونکہ ساری دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں اس کے حفاظ موجود ہیں جنہوں نے اسے اپنے سینوں میں محفوظ کیا ہوا ہے-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی شرف و فخر ہوا کرتا ہے جس پر وہ نازاں ہوتا ہے- (یاد رہے کہ) میری امت کے لئے باعث رونق اور موجب شرف و افتخار قرآن کریم ہے-

(حلیۃ الاولیاء جلد نمبر 2 صفحہ 175)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

مورخہ 26 مئی 2002ء بروز اتوار مکرمہ خدیجہ صاحبہ بنت مکرم مولوی غلام محمد صاحب بلتستانی مرحوم کا نکاح محترم مولوی اظہر احمد صاحب بزمی مربی سلسلہ سکردو سے محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان کے لان میں پڑھا۔ نکاح کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے دعا کے ساتھ بچی کو رخصت کیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم عبدالوہاب صادق صاحب مربی سلسلہ (دارالرحمت وسطی ربوہ) اطلاع دیتے ہیں کہ میرے برادر نسبتی مکرم حافظ سلیمان احمد بٹ صاحب ابن مکرم محمود احمد بٹ صاحب ناصر آباد شرقی حال روس گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ طبیعت پہلے سے بہت بہتر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مکرمہ امتہ الحمید بیگم صاحبہ والدہ مکرم محمود احمد ناصر صاحب دارالعلوم غربی (خلیل) بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ بغرض علاج لاہور کے ایک ہسپتال میں لے جایا گیا ہے احباب کرام سے کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالسلام اسلم صاحب آف آسٹریلیا کو مورخہ 4 مئی 2002ء بروز ہفتہ دو بیٹیوں اور ایک بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''ابتسام احمد'' عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالغنی صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ کا پوتا اور مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت بچے کی درازیٔ عمر، خادم دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے دعا کریں۔

مکرم خواجہ رفیع الدین بٹ صاحب دارالنصر وسطی لکھتے ہیں خاکسار کے بیٹے مکرم مصباح الدین صاحب بٹ حال مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بیٹا عطا کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام ''نوشیروان احمد'' عطا فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی اور خدمت سلسلہ والی عمر فرمائے اور ہم سب کیلئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین

پتہ مطلوب ہے

مکرم ریاض احمد صاحب گھمن وصیت نمبر 18061 اور ان کی اہلیہ مکرمہ ساجدہ ریاض صاحبہ وصیت نمبر 18062 کا 1996ء سے دفتر وصیت کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں، ان کا سابقہ پتہ B-54-لارنس روڈ لاہور تھا۔ وہاں سے وہ امریکہ چلے گئے تھے۔ امریکہ کا پتہ معلوم نہیں، اگر ان کے موجودہ پتہ کے بارہ میں کسی دوست کو علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو فوری دفتر وصیت ربوہ سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالرشید صاحب منڈی بہاؤالدین لکھتے ہیں مورخہ 4 مئی بروز ہفتہ 2002ء کو خاکسار کی والدہ محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب سابق درویش قادیان آف منڈی بہاؤالدین وفات پاگئیں۔ نماز جنازہ مکرم منیر احمد شمس صاحب مربی ضلع منڈی بہاؤالدین نے پڑھائی۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ مورخہ 5 مئی کو بیت المبارک میں بعد نماز فجر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے نماز جنازہ پڑھائی، آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اس لئے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی، قبر تیار ہونے پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی، مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے مکرم عبدالرشید صاحب آف لندن مکرم عبدالمجید صاحب مکرم عبدالقدوس صاحب، مکرم عبدالرؤف صاحب اور چار بیٹیاں چھوڑیں ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 1

سال جون 2001ء کو لگنے والی ویکسین کی بوسٹر ڈوز (Booster Dose) یعنی آخری ٹیکہ بھی لگایا جا رہا ہے۔ احباب استفادہ کیلئے تشریف لائیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ فضل عمر ہسپتال سے رابطہ کریں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

چندہ الفضل ماہ مئی

جو قارئین اخبار الفضل ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ ماہ مئی 2002ء کا بل مبلغ پچھتر (75) روپے بنتا ہے بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع و غروب

☆ جمعہ	31-مئی	زوال آفتاب :	1-06
☆ جمعہ	31-مئی	غروب آفتاب :	8-11
☆ ہفتہ	یکم-جون	طلوع فجر :	4-23
☆ ہفتہ	یکم-جون	طلوع آفتاب :	6-01

طوفان سے 31 افراد ہلاک پنجاب میں سوموار اور منگل کی شب آنے والے طوفان بادوباراں سے 31 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ انسانی جانوں کے ضیاع کے ساتھ ساتھ کروڑوں کا مالی نقصان ہوا۔ فصلوں کو شدید نقصان پہنچا اس کے علاوہ بجلی کا نظام بری طرح متاثر ہوا۔

بھارتی گولہ باری سے 6 ہلاک بھارتی گولہ باری سے سیالکوٹ ورکنگ باؤنڈری کے گاؤں باجرہ گڑھی کے دو خاندان کے 6 افراد شہید ہو گئے۔ 10 افراد زخمی ہوئے اور شہری املاک کو شدید نقصان پہنچا۔ کنٹرول لائن پر سیاچن، کارگل، بٹالک، اکھنور، نوشہرہ، پونچھ، کوٹلی، اور راجوری سیکٹر میں بھی فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔

گوجرانوالہ کے گاؤں میں پانچ افراد قتل گوجرانوالہ کے نواحی گاؤں جنڈیالہ باغ والا میں معمولی تنازع پر ہمسایوں نے زمیندار کے ڈیرہ میں گھس کر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجہ میں اس گھرانے کے 5 افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ 5 افراد زخمی ہوئے ہیں۔

پاک فضائیہ کا طیارہ گر کر تباہ پاکستان ائرفورس کا لڑاکا طیارہ ایف 7 بھکر کے قریب گر کر تباہ ہو گیا۔ پرواز کے دوران فنی خرابی کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا۔ پائلٹ نے پیراشوٹ کے ذریعہ اتر کر جان بچائی۔

بھارت ایک انچ بھی آگے آیا تو نقصان اٹھائے گا صدر جنرل پرویز مشرف نے لائن آف کنٹرول پر فوجی جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا پاکستان کی مسلح افواج اپنے مخالف کے مذموم عزائم کو ناکام بنانے کیلئے پوری طرح تیار ہیں۔ اگر بھارت ایک انچ بھی آگے آیا تو نقصان اٹھائے گا۔ پاک فوج اس صورت میں صرف اس طرف ہی نہیں بلکہ کنٹرول لائن کے اس پار بھی لڑے گی۔

پاکستان عسکریت پسندوں کے خلاف مزید اقدام کرے برطانوی وزیر خارجہ جیک سٹرا نے دورہ بھارت کے دوران مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مشرف دہشت گردی کو ختم کرنے میں سنجیدہ ہیں لیکن وہ عسکریت پسند گروہوں کے خلاف مزید ٹھوس اقدامات کریں۔ انہوں نے کہا کشمیر میں دہشت گردی کو تحریک آزادی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ انہوں نے پاکستان اور بھارت کے درمیان دوطرفہ مسئلہ سمجھتے ہیں اس مسئلے کے حل کیلئے ہر ممکن مدد کرنے کو تیار ہیں۔

پاکستان ٹھوس اقدام کرے امریکہ امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے واشنگٹن میں صدر مشرف کی تقریر کا خیر مقدم کیا ہے لیکن جذباتی تقاریر کے خلاف خبردار بھی کیا ہے کہ اس سے جنوبی ایشیا میں شدید بحران پیدا ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم صدر مشرف کے ٹھوس اقدامات دیکھنا چاہتے ہیں۔

ووٹر فارم میں حلف نامہ بحال سرکاری ذرائع کے مطابق حکومت نے ووٹر فارم میں عقیدہ ختم نبوت کا حلف نامہ بحال کر دیا ہے۔ مذہبی جماعتوں نے حکومت کو الٹی میٹم دیا تھا کہ اگر یہ حلف نامہ بحال نہ کیا گیا تو حکومت کے خلاف تحریک چلائی جائے گی۔ الٹی میٹم کے اگلے روز ہی اس کی بحالی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

بھارت کا ساتھ دیں گے اسرائیل اسرائیل کی قومی سلامتی کے مشیر اوزی دیان جو کہ بھارت کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ اسرائیل چاہتا ہے کہ موجودہ پاک بھارت کشیدگی کا پرامن حل تلاش کیا جائے لیکن اسرائیل کو بھارت کے خدشات کا بھی علم ہے اور دہشت گردی کے خلاف بھارت کو مکمل تعاون فراہم کیا گیا اور ہر مشکل گھڑی میں بھارت کا ساتھ دے گا اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بھارت کو مدد فراہم کرے گا۔

وینڈی چیمبرلین امریکہ واپس چلی گئی پاکستان میں متعین امریکی سفیر وینڈی چیمبرلین امریکہ واپس چلی گئی ہیں۔ انہوں نے پاکستان میں امن کی صورتحال کو غیر تسلی بخش قرار دیا وہ اپنے بچوں کو پہلے ہی امریکہ بھجوا چکی ہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ وہ ذاتی مجبوریوں اور بچوں کی تعلیم کی وجہ سے پاکستان سے جا رہی ہیں۔ نئے سفیر کی تقرری تک امریکی سفارتخانے کے ناظم الامور پاکستان حکام سے رابطہ رکھیں گے۔

طالبان اور القاعدہ کشمیر میں دہشت گردی کر رہے ہیں امریکی رپورٹ امریکی اخبار ''یو ایس اے ٹوڈے'' نے امریکی انٹیلی جنس حکام اور غیر ملکی سفارت کاروں کے حوالے سے ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ القاعدہ اور طالبان کے ارکان کشمیر میں دہشت گردی میں مدد دے رہے ہیں تا کہ پاکستان اور بھارت میں کشیدگی بڑھے اور پاکستان مغربی سرحد سے فوجیں ہٹا کر مشرقی سرحد پر لے جائے تا کہ افغان پاکستان سرحد کے آس پاس چھپے ہوئے طالبان اور القاعدہ کے ارکان پر دباؤ کم

ہو۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مغربی سرحد سے پاکستانی فوج کی منتقلی سے امریکی فوجوں کو القاعدہ اور طالبان کے ارکان کے خلاف مہم میں مشکل پیش آسکتی ہے۔

الیکشن کے بعد مشرف ایک عہدہ چھوڑ دینگے۔میمن

وزیر اطلاعات نثار میمن نے کہا ہے کہ عام انتخابات کے بعد جنرل پرویز مشرف چیف ایگزیکٹو کا عہدہ چھوڑ دیں گے۔

حکومت بے نظیر اور نواز شریف کو دعوت دے

اے آر ڈی حکمرانوں کے سیاسی لیڈروں کے ساتھ رابطے کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے اس سلسلہ میں اے آر ڈی نے شرط عائد کی ہے کہ حکومت پیپلز پارٹی کی بے نظیر بھٹو اور مسلم لیگ کے نواز شریف کو بھی مذاکرات اور تعاون کی دعوت دے۔

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمد ججہ صاحب کو بطور نمائندہ الفضل ساہیوال اور خانیوال کے اضلاع کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیج رہا ہے۔

(1) توسیع اشاعت
(2) وصولی الفضل و بقایا جات
(3) ترغیب برائے اشتہارات

احباب کرام سے تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 FAX:213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر:۔غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن بخارا اصفہان شجر کاڈیجی ٹیبل ڈائز۔کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ٹیگلور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobr-k@usa.net

With New Digital Technology
UNIVERSAL VOLTAGE STABLIZERS

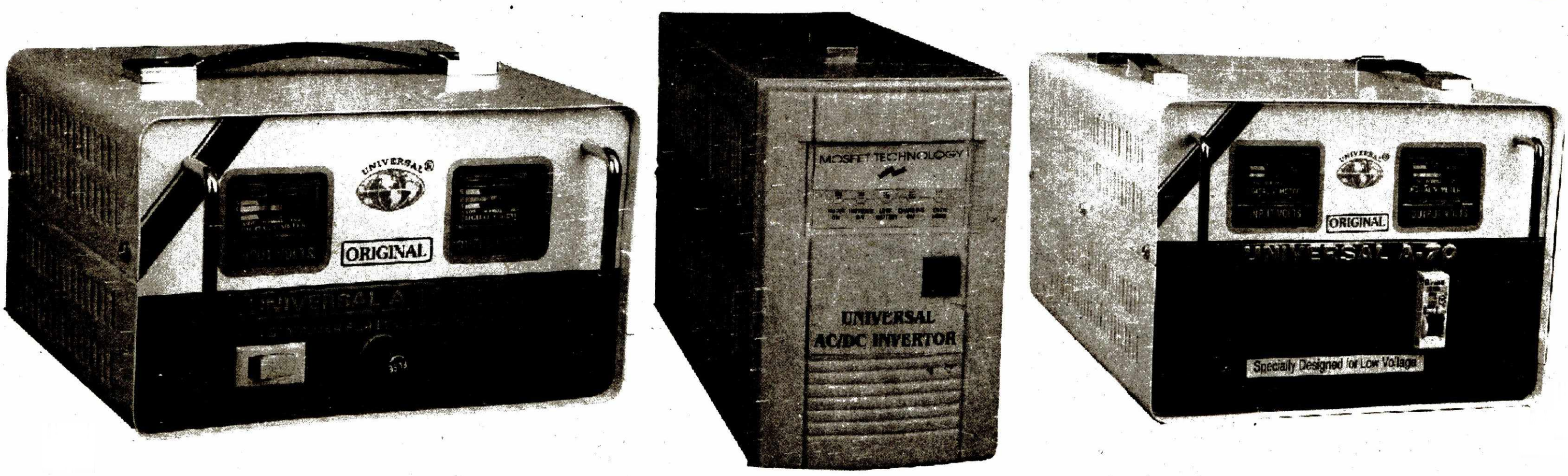

UNIVERSAL® TRADEMARK
Voltage Stabilizers/regulators for fridge, freezer computer, fax, dish anteena, photocopy machine air conditioned.
DC/AC Invertor UPS, 300W, 500W, 650W, 1000W
® Regd:77396,113314 © Copy Right:4851,4938,5562,5563,5046 D Design Regd:6439
Dealer: Hassan Traders Opposite Blood Bank Rabwah

HERCULES
Reliable Products for your Vehicle
ہرکولیس آئل فلٹر
مینوفیکچرر
آئل فلٹر
پٹہ کمانی سیلنسر بکس
وسلنسر پائپ اور
ربڑ پارٹس
خدمت کے 30 سال

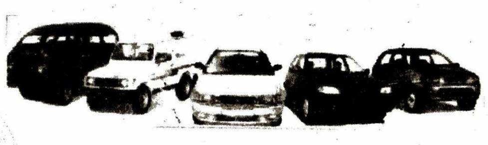

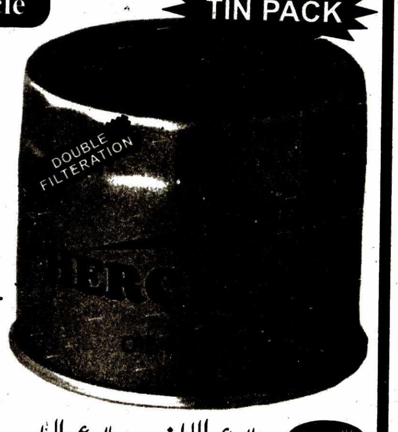

میاں بھائی
کوٹ شہاب دین نزد فرخ مارکیٹ شاہدرہ لاہور
Ph: 042-7932514-5-6 Fax: 042-7932517
E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk
طالب دعا میاں عبداللطیف۔میاں عبدالماجد

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61